سودی لین دین سے متعلق مسائل بھی علماء و فقہاء سے رہنمائی کا تقاضا کر رہے تھے۔ ایسے میں شاہ صاحب نے اپنے متعدد فتاویٰ میں دارالحرب میں مسلمانوں کے لیے سودی معاملات کو جائز قرار دیا تو ساتھ ہی مسلمانوں کو اس باب میں احتیاط کی بھی تلقین کی۔ تاہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کسی طور پر بھی قرین حق و انصاف نہ ہوگا کہ شاہ عبدالعزیز مسلمانوں کی سیاسی محکومیت سے یکسر لاتعلق تھے اور غیر مسلم برطانوی اقتدار کی وفادارانہ و اطاعت شعارانہ غلامی پر قانع ہی نہیں بلکہ اس کے استحکام کے لیے تعاون پر آمادہ ہو گئے تھے اور اب غیر مسلم اقتدار کے تحت ان کا مطمح نظر صرف اور صرف اسلامیانِ ہند کے "اقتصادی مفادات" کا تحفظ تھا، جو اس وقت سودی لین دین کو سند جواز فراہم کرنے سے ہی ممکن تھا۔(۶۷) شاہ صاحب کے دہلی میں بعض انگریز حکام سے روابط، خصوصاً انگریز حکام کی طرف سے ان کے لیے "مدد معاش" کے اجرا جیسے نیز ان کی ضبط شدہ جائداد کے واگزار کرانے جیسے فیاضانہ اقدامات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا بھی قرین صواب نہ ہوگا کہ وہ برطانوی حکومت سے وفادارانہ و خیر خواہانہ تعلقات کی استواری نیز اس کی مطلق انقیاد و اطاعت کے حامی و داعی تھے۔ متعدد قوی تاریخی شواہد اور قرائن ایسے ہیں کہ جو شاہ عبدالعزیز کے فتاویٰ دارالحرب کے بعض دوسرے مضمرات (ہجرت و جہاد) پر دلالت کرتے ہیں۔ ان شواہد و قرائن کی بنا پر شاہ عبدالعزیز کے فتاویٰ دارالحرب کے قانونی و سیاسی اور معاشی مضمرات سے متعلق جدید الخیال دانش وروں (مشیر الحق، سید اطہر عباس رضوی اور محمد خالد مسعود) کی تعبیر و تشریح قرین صواب معلوم نہیں ہوتی۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ سید معین الحق، "مقدمہ"، مشمولہ سعادت یار خاں رنگین، اخبار رنگین (مرتبہ: سید معین الحق) (کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۱۹۶۴ء)، ص ۵۔ "فرمان از شاہ عالم مشتمل بر منظوری عطائے دیوانی بنگال، بہار، اڑیسہ بنام کمپنی" کے متن کے لیے دیکھیے: ص ۲۔ مزید دیکھیے: Edward Thornton, The History of the British Empire in India (London: W.M. H. Allen and Co., 1841), vol. I, pp. 496-97; John Clark Marshman, The History of India: From the Earliest Period to the Present Time (New Delhi: Lal Publishers, 1982), pp. 161-162; Ishtiaq Hussain Qureshi, The Muslim Community of the Indo-Pakistan Subcontinent (Karachi: University of Karachi, 1999), p. 219-220; Syed Moinul Haq, The Great Revolution of 1857 (Karachi: Pakistan Historical Society, 1968), p. 3.

۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: محمود خاں محمود بنگلوری، تاریخ سلطنت خداداد میسور (لاہور: عوامی کتاب گھر، س۔ن)؛ محمد الیاس ندوی، سیرت سلطان ٹیپو شہید (کراچی: مجلس نشریات اسلام، ۱۹۹۷ء)۔

۳۔ مولوی محمد ذکاء اللہ دہلوی، تاریخ ہندوستان سلطنت اسلامیہ کا بیان (لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۹۸ء)، ج ۱، ص ۳۲۳-۳۲۲؛ بشیر الدین احمد، واقعات دارالحکومت دہلی (نئی دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۰ء)، ج ۱، ص ۶۸۷-۶۸۸۔